جنرل مرزا اسلم بیگ
سابق چیف آف آرمی سٹاف پاکستان

پاکستان پر امریکی حملہ۔ سانحہ ایبٹ آباد

(مزید انکشافات)

امریکی صدر کی ہدایات کے تحت سی آئی اے نے ۲ مئی ۲۰۱۱ء کو ایبٹ آباد میں اسامہ کو قتل کرنے کا دعویٰ کیا اور اسی دن لاش کو سمندر برد کر دیا۔ اس کہانی میں بے شمار خامیاں ہیں جو اس کے جھوٹے ہونے کی دلالت کرتی ہیں۔ یہ کاروائی دراصل پاکستان کی خودمختاری پر براہ راست حملہ ہے جس پر تبصرہ کرتے ہوئے میں نے دو مئی کو پاکستانی میڈیا سے کہا تھا: ''یہ ڈرامہ ہے، جھوٹ ہے، نائن الیون کے فریب کا تسلسل ہے۔ اسامہ کو دو سال پہلے ہی قتل کیا جا چکا ہے۔ اسامہ کے اہل خاندان غالباً ایبٹ آباد میں رہتے تھے۔ حملہ آور تربیلہ بیس سے آئے تھے اور اسامہ کے ہم شکل کو ان کے بچوں کے سامنے قتل کر کے لاش افغانستان لے گئے۔'' اس واقعہ سے متعلق جو حقائق سامنے آئے ہیں وہ میرے بیان کو سچ ثابت کرتے ہیں: ''اسامہ کو ۲۰۰۹ء میں افغانستان میں قتل کیا گیا اور مقتول کی تصویر بھی شائع کی گئی اور یہی تصویر دوبارہ ۲ مئی ۲۰۱۱ء کو شائع کی گئی اور غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اس تصویر کو واپس لے لیا گیا۔ ایران کے صدر جناب محمود احمدی نژاد نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ: ''اسامہ کو کئی سال قبل گرفتار کر لیا گیا تھا لیکن امریکی موقع کی تلاش میں تھے تاکہ کسی موزوں وقت پر انہیں قتل کر کے اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے اور اب جبکہ انتخابات قریب ہیں تو اوبامہ اسے کیش کرانا چاہتے ہیں۔''

امریکہ کا یہ کہنا کہ حملہ آور افغانستان (باگرام) سے آئے' قطعاً غلط ہے۔ چشم دید گواہوں کے بیانات' جو ہمارے معتبر صحافیوں نے شائع کیے ہیں وہ گواہی دیتے ہیں کہ حملہ آور تربیلہ سے آئے تھے: ''کالا ڈھاکا کے گاؤں کنڈر حسن زئی کے مکینوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ۲ مئی کی شب ایبٹ آباد آپریشن کے دوران کھیتوں میں لینڈ کرنے والے امریکی ہیلی کاپٹر تربیلا کیمپ کی جانب سے آئے تھے جو تربیلہ جھیل اور دریائے سندھ کے اوپر نچلی پرواز کرتے ہوئے گاؤں کنڈر حسن زئی پہنچے اور 'مناب خان' نامی زمیندار کے کھیتوں میں اترے تھے۔ وہاں پر ان کا قیام ایک محتاط اندازے کے مطابق تیس منٹ کا تھا۔ اس کے بعد وہ دریا کے اوپر بہت نیچی پرواز کرتے ہوئے مانسہرہ کی طرف پرواز کر گئے۔ ایبٹ آباد کے مقامی لوگوں نے بتایا کہ ''دونوں ہیلی کاپٹر اس گھر کے اوپر آ کر کے تو خالی احاطے کی دیوار کے ساتھ کسی چیز کو آگ لگ

گئی جو پندرہ بیس منٹ بعد خود بخود ہی بجھ گئی۔ جیسا کہ امریکی دعویٰ کر رہے ہیں کہ ان کا ایک ہیلی کاپٹر گرا تھا جو درست نہیں ہے کیونکہ ہیلی کاپٹر کو لگنے والی آگ پندرہ بیس منٹ میں خود بخود کیسے بجھ گئی جبکہ فائر بریگیڈ امریکیوں کے جانے کے نصف گھنٹہ بعد پہنچا۔ یہ ہیلی کاپٹر نہیں تھا کیونکہ جب امریکیوں کی روانگی کے بعد ہم لوگ اندر گئے اور اسے چند فٹ کے فاصلے سے دیکھا تو اس کے ٹوٹے ہوئے حصے پلاسٹک کے نظر آئے۔ ایک حصے پر NSA لکھا ہوا تھا۔ اگر یہ ہیلی کاپٹر تھا تو اس میں یقیناً پٹرول بھی ہوتا جس کی آگ بجھنے میں گھنٹوں لگ جانے چاہئیں تھے لیکن یہ آگ بغیر کسی کے بجھائے پندرہ بیس منٹ میں بجھ گئی جبکہ امریکی ابھی گھر کے اندر کارروائی میں مصروف تھے۔''

جس گھر پہ حملہ کیا گیا اور جہاں مبینہ طور پر اسامہ کو قتل کیا گیا اس سے متعلق بھی چشم دید گواہوں کے بیانات ملاحظہ فرمایئے: ''ایبٹ آباد کے رہائشی سکول ٹیچر محمد آصف نے پورے اعتماد سے بات کی کہ ''یہاں کے لوگ یہ بات تسلیم کرنے کو تیار ہی نہیں کہ اسامہ بن لادن یہاں گزشتہ پانچ چھ سالوں سے مقیم تھے۔ آصف کا کہنا تھا کہ یہ سب ڈرامہ ہے جو کسی خاص مقصد کیلئے رچایا گیا ہے لیکن مقصد سے وہ بھی لاعلم تھے۔ یہ گھر نشیب میں ہے جہاں نہ ٹیلیفون ہے' نہ انٹرنیٹ کنکشن ہے اور نہ کوئی سیکیورٹی کا انتظام ہے۔ نشیبی علاقے میں ہونے کی وجہ سے آس پاس موجود دیگر گھروں کی طرح یہ بھی ایک عام سا گھر نظر آتا ہے۔ یہاں آس پاس کئی اور مکانات ہیں جن کی دیواریں اتنی ہی بلند ہیں اور خاردار تاروں سے انہیں مزید محفوظ بنایا گیا ہے۔ البتہ ساڑھے سات مرلہ کے اس مکان کے دائیں بائیں دو اضافی احاطے اسے منفرد بناتے ہیں۔ عقل اس بات کو تسلیم کرنے سے قاصر ہے کہ دنیا کا مطلوب ترین ٹارگٹ (High Value) اس مکان میں پناہ لئے ہوئے تھا جو کسی طرح بھی محفوظ نہیں تھا''۔ بلال ٹاؤن کے ایک اور رہائشی مشتاق جدون گذشتہ آٹھ سال سے فیملی کے ساتھ یہاں رہ رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ: ''انہوں نے گھر کی تعمیر اور اس کے بعد اس مکان کے رہائشیوں کے حوالے سے کوئی غیر معمولی بات نہ کبھی دیکھی نہ محسوس کی۔ اس علاقے میں زیادہ تر غیر مقامی لوگ ۲۰۰۵ء کے زلزلے کے بعد نئی تعمیرات کر رہے ہیں جو ایک دوسرے سے کوئی راہ و رسم نہیں رکھتے۔ ان کے خیال میں اس مکان کا مالک کوئی بڑا آدمی تھا۔ مقامی لوگ اس بات کو تسلیم کرنے سے قطعاً انکاری ہیں کہ اسامہ بن لادن وہاں رہ رہے تھے۔ انہوں نے اسے امریکی ڈرامہ قرار دیتے ہوئے یکسر مسترد کر دیا۔''

ایک مقامی پڑھے لکھے نوجوان نے' جس کا گھر پاس ہی ہے' بتایا کہ: ''میں نے درجنوں بار اس گھر کے مکین خان صاحب' ان کے بچوں اور بھائی کو دیکھا اور ان سے مختصر بات چیت بھی کی۔ وہ دونوں بھائی آپس میں اور بچوں کے ساتھ پشتو میں بات کرتے تھے لیکن ہمارے ساتھ اردو بولتے تھے۔ محلے کے دیگر نصف درجن لوگوں کی موجودگی میں انہوں نے کہا کہ ہمارے نزدیک اسامہ بن لادن طلسماتی شخصیت تھے لیکن ہم نے اس گھر میں ان دو بھائیوں اور بچوں کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔ اس گھر میں اسامہ کی موجودگی خارج از امکان اور محض امریکی ڈرامہ ہے۔ یہ بات سمجھ سے

باہر ہے کہ اتنا اہم شخص اس قسم کے عام سے علاقے میں بغیر کسی حفاظتی حصار کے رہ رہا تھا۔ یہاں نہ کوئی ٹیلیفون نہ دنیا سے کوئی رابطہ تھا' تو کیسے یہ گھر اسامہ کا کمانڈ اور کنٹرول سنٹر تھا جہاں سے عالمی دہشت گردی کی منصوبہ بندی ہوتی تھی۔ درحقیقت آپریشن کرنے والے فوجیوں نے اسامہ کے ہم شکل ایک قیدی کو ایبٹ آباد لاکر اس اندھیرے کمرے میں قتل کر دیا جس میں اس کی بیٹیاں چھپی ہوئی تھیں۔ حیرت ہے کہ نہ تو اسامہ کی جانب سے کسی قسم کی مزاحمت ہوئی اور نہ ہی اہل خانہ کی جانب سے کوئی گولی چلائی گئی۔ غالباً اسامہ کی بیویاں اور بچے بغیر کسی حفاظتی گارڈ کے اس مکان میں ٹھہرے ہوئے تھے لیکن اسامہ خود یہاں کبھی نہیں آئے کیونکہ وہ کافی عرصے سے علیل تھے اور ان کی صحت اس بات کی اجازت نہیں دیتی تھی کہ وہ افغانستان سے ایبٹ آباد تک سفر کرسکتے۔"

ایبٹ آباد کے لطیف اکبر کے مطابق "اس رات حسب معمول ساڑھے گیارہ بجے بجلی بند تھی کیونکہ یہاں لوڈشیڈنگ کے اوقات مقرر نہیں ہیں۔ اسی دوران سوا بارہ بجے کے قریب ہیلی کاپٹر کی آواز آئی اور ختم ہوگئی۔ بارہ پندرہ منٹ بعد دو ہیلی کاپٹروں کی آوازیں آئیں اور یہ مغربی سمت یعنی کاکول اکیڈمی کی طرف سے آرہے تھے۔ ان میں سے ایک ہیلی کاپٹر نے روشنی کے گولے پھینکے جس سے (ٹھنڈا چوا) بلال ٹاؤن کی آبادی روشن ہوگئی۔ ہم نے پہلے اسے معمول کی کاروائی سمجھا لیکن پھر جب دونوں ہیلی کاپٹر اس گھر کے اوپر آکر ٹھہر گئے تو ہم پریشان ہوکر گھروں سے باہر نکل آئے۔ اس دوران ایک ہیلی کاپٹر سے بیس پچیس فوجی گھر کی بیرونی دیواروں کے باہر اترے جبکہ دوسرے ہیلی کاپٹر سے احاطے کی اندرونی جانب رسوں سے لٹک کر فوجی اترنے لگے۔ عین اسی وقت جب اوپر سے اترنے والے فوجی مذکورہ گھر کے باہر پوزیشنیں لے رہے تھے' تو اس گلی میں جو اس گھر کی جانب جاتی ہے' ہم ۲۵ تا ۳۰ لوگ جمع ہو چکے تھے' اچانک بجلی آگئی اور تمام گھروں کی اندرونی بتیاں اور گلی میں لگے بلب روشن ہوگئے۔ اس وقت ان فوجیوں میں سے ایک نے پشتو میں اونچی آواز میں کہا "لائٹ آف لکا" یعنی بجلی بند کرو اور چند سیکنڈ کے بعد ہی بجلی بند ہوگئی۔ اس موقع پر ٹھنڈا چوا کی جانب سے آنے والی گلی میں چند افراد پہنچ چکے تھے اور واقعات کا نظارہ کر رہے تھے' کچھ اور افراد بھی اپنے گھروں سے نکل آئے تھے جو اسامہ بن لادن کے مبینہ گھر کے باہر اندھیرے میں موجود فوجیوں کی موجودگی سے بے خبر تھے' اور دوڑ کر گھر کے سامنے پہنچ گئے۔ اس دوران بغیر روشنی کے دو تین بڑے دھماکے ہوئے جس سے قریبی گھروں کے شیشے ٹوٹ گئے اور اس گھر کے بیرونی احاطے کی دیوار کا ایک حصہ بھی گر گیا جہاں سے چند افراد اندر داخل ہوگئے۔ یہ لوگ مدد کی غرض سے اندر گئے کیونکہ وہ سمجھ رہے تھے کہ پاک آرمی کے کسی ہیلی کاپٹر کو حادثہ پیش آیا ہے۔ ان میں سے چند افراد ڈر کر باہر آگئے جبکہ کچھ افراد کو امریکی فوجی ہیلی کاپٹر میں ساتھ لے گئے' جن کا اس گھر سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ یہ کاروائی ڈیڑھ بجے رات تک جاری رہی اور اندر سے اکا دکا فائرنگ کی آوازیں بھی آتی رہیں۔" دو مئی کو واقعہ پیش آنے کے بعد کئی دن تک اسامہ کے مبینہ مکان کے گیٹ تک میڈیا سمیت ہر شخص کو رسائی حاصل رہی اور عام افراد بھی تصاویر اور ویڈیو بناتے رہے لیکن

اب محلے کے افراد اپنے گھروں میں بھی نہیں جاسکتے۔"

یہ بات انتہائی قابل افسوس ہے کہ حکومت پاکستان اور ہمارے مقتدر اداروں نے امریکی فریب میں آ کر بلا سوچے سمجھے اپنی ناکامی کا اعتراف کرلیا اور ان سوالات کا جواب تلاش کرنے کی کوشش ہی نہیں کی جو اس جھوٹ کو بے نقاب کرسکتے تھے:

☆ ۲۰۰۹ء میں جب اس گھر پر کمانڈو ایکشن کرتے ہوئے ابولفراج کو گرفتار کیا گیا تو اس وقت اسامہ اور اس کے اہل خانہ جو امریکہ کے بقول ۲۰۰۶ء سے وہاں رہ رہے تھے انہیں کیوں گرفتار نہیں کیا گیا؟

☆ اگر اسامہ ۲۰۰۶ء سے اس گھر میں رہ رہا تھا تو ہماری سکیورٹی ایجنسیاں اس کے گرد گھیرا تنگ کرکے اسے کچھ عرصہ پہلے کیوں نہ پکڑ سکیں؟ اتنا عرصہ انتظار کی کیا ضرورت تھی؟

☆ جیسا کہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہماری فضائیہ کے دو لڑاکا طیارے تیس منٹ کے اندر اندر فضا میں بلند ہو چکے تھے تو وہ کیوں کوئی کاروائی نہ کرسکے۔ کیا رکاوٹ تھی؟

☆ شہری اور دیہی علاقوں میں انٹیلی جنس کی ذمہ داری آئی بی، سی آئی ڈی اور ایس اے سی (Special Anti Crime) یونٹس کی ہے۔

اس حوالے سے ان اداروں کا کیا کردار ہے اور سارا الزام صرف آئی ایس آئی پر ہی کیوں ڈال دیا گیا؟

☆ امریکہ گذشتہ نصف صدی سے ہمارا اتحادی ہے اور ہمیں "اہم اتحادی اور غیر نیٹو اتحادی" ہونے کا خطاب بھی عطا کیا گیا ہے تو اس کے باوجود دوستی کی آڑ میں ہماری پیٹھ پر وار کرنے اور ہمارے اداروں کو اپنی حفاظت میں ناکام ٹھہرانے کا الزام دینے کا کیا مقصد ہے؟

سینیٹر جان کیری پاکستان آیا ہوا ہے اور پہلا اعلامیہ جاری ہو چکا ہے جو ہماری سفارتی بدحواسی کا مظہر ہے کہ "پاکستان اور امریکہ آئندہ ایسے اقدامات مل کر کیا کریں گے۔" یعنی ڈرون حملوں کی طرح ہماری خودمختاری پر حملے ہوتے رہیں گے، بے گناہ پاکستانیوں کا قتال ہوتا رہے گا اور قومی غیرت پامال ہوتی رہے گی۔ اسامہ کے بعد اب ایمن الظواہری کا مطالبہ کیا گیا ہے، کل کسی اور کا ہوگا اور یہ دباؤ جاری رہے گا۔ ان سے کیوں نہیں کہہ دیا جاتا کہ بند کرو یہ کھیل، جو اسامہ کے قتل کے بعد ختم ہو چکا ہے۔ سیدھی بات کرو کہ اب پاکستان اور امریکہ کے تعلقات اخلاقی اور سفارتی اصولوں کی بنیاد پر قائم ہوں گے نہ کہ آقا و غلام کی سطح پر۔ دہشت گردی تو اس دن سے شروع ہوئی جب امریکہ نے افغانستان پر قبضہ کیا تھا اور اس دن ختم ہوگی جس دن قابض فوجیں افغانستان سے نکلیں گی۔ اس انتظار میں ہم نے دس سال گزار دیے ہیں اور پاکستانی قوم مزید انتظار کی متحمل نہیں ہوسکتی۔